صنفِ مقاتل

ایک ابتدائی تلاش و مطالعہ، ان کے متون کی نوع بندی

محمد رضا فخر روحانی☆

خلاصہ

عزاداری کی روایت میں 'مقتل' کا متن بنیادی طور پر یک موضوعی رسالہ (کتابچہ) یا تحریری بیان پیش کرتا ہے جو صرف امام حسینؑ کی شہادت پر ہی نہیں ہوتا (اس میں کچھ اور بھی شامل ہوتا ہے)۔ اس طرح مقتل کے متون ایک الگ صنف کی تشکیل کرتے ہیں گوکہ ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی گئی ہے۔ یہ متون (درج ذیل) دونوں تقاضے پورے کرتے ہیں یعنی بار بار بیان کیے جانے کی حیثیت میں اور تاریخ نگاری کے مواد کی حیثیت میں، گوکہ ان کی صداقت اور فوکس کے معیار مختلف ہوسکتے ہیں۔ حالانکہ شروع کے مقاتل کے متن بنیادی طور پر عربی میں لکھے گئے تھے۔ یہ اب مختلف زمرۂ عمر اور مختلف ادبی ہیئتوں میں دوسری زبانوں میں بھی موجود ہیں۔ بہرحال ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مقاتل کے متون کی کسی خاص انداز میں تقسیم یا درجہ بندی نہیں ہوئی ہے۔ زیرِ نظر مضمون اس خلاء کو پُر کرنے کی ایک کوشش ہے جس کے ذریعے ان متون کی ابتدائی نوع بندی (ٹائپالوجی) تجویز کی گئی ہے۔

عربی لفظ 'مقتل' (جس کی جمع مقاتل ہے) منجملہ اور معنوں کے مقتل یا سزائے قتل پر عمل کا مقام، موت کی حقیقی جگہ، یعنی جسم کا وہ حصہ جس پر زخم لگنے سے موت واقع ہوجائے۔" (اسٹینگاز ۱۹۸۴ء/۱۹۹۲ء زیرِ عنوان، مقتل۔[1]) اس کے ایک اور معنی ان سالانہ یادگاری اجتماع (یعنی 'مجالس) کے بھی لیے جاتے ہیں جو ۶۱ھ/۶۸۰ء میں امام حسینؑ کی شہادت اور عاشورہ کے دلخراش المیہ کی یاد کے لیے برپا کیے جاتے ہیں۔ اس لفظ کا مندرجہ بالا آخری استعمال گوکہ زیادہ تر عربی، فارسی، انگریزی، لغتوں میں درج نہیں کیا گیا۔ بہرحال اس کا تعلق بیان شہادت (ملاحظہ ہو ایوب ۱۹۸۷ء، ص ۱۵۳)

☆ یونیورسٹی آف قم، ایران

۱۔ عربی قاعدے سے 'مقتل' کی جمع 'مقاتل' ہے۔ ترجمے میں یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے

خصوصاً شہادتِ امام حسینؑ کے تحریری بیانوں سے ہوتا ہے۔[۱] عام طور پر، ایک نمونے کے مقتل میں، امام حسینؑ کی حیاتِ طیبہ اور ان کے وفادار ساتھیوں کا ذکر ہوتا ہے جنھوں نے روزِ عاشورہ ان کے ساتھ اپنی جانوں کی قربانی پیش کی۔[۲-۳]

مقاتل کی اہمیت کو دورخوں یا دوزاویہ نگاہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کا ایک رخ ان کا تاریخی کردار یا اہمیت ہے۔ یہ ان مظالم اور زیادتیوں کا تحریری ریکارڈ ہے جو یزید کے عاملوں نے معرکۂ کربلا کے دوران روا رکھے۔ امام حسینؑ کے چھوٹے سے گروہ نے جو صعوبتیں اور ظلم وستم برداشت کیے۔ اس کے ریکارڈ میں کسی حد تک قابلِ قدر مذہبی عنصر یا رنگ شامل ہوجانے کے نتیجے میں اس میں شیعہ فرقے کی یادگاری رسوم اور معمولوں (رچولس) کا ایک جزو شامل ہوجاتا ہے۔ اس رخ کو پیش نگارہ رکھتے ہوئے، سنّی شیعہ دونوں فرقوں کے علماء اور مولفوں کی ایک بڑی تعداد نے بہت سی کتابیں تصنیف وتالیف کیں۔[۴] گوکہ کلاسیکی یا بنیادی اور اہم مقاتل عربی میں لکھے گئے، اور اب بھی کم وبیش یہی رجحان ہے، دوسری زبانوں میں بھی مقاتل لکھے گئے ہیں۔[۵-۶]

ثانیاً، کچھ خصوصیات کے حامل ہونے کی وجہ سے مقاتل کی تالیف بذاتِ خود ایک صنف (ادب) کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ ان کا ہدف یا فوکس تقریباً پوری طرح المیۂ کربلا ہی رہتا ہے، اور اس میں بھی اہم ترین کردار امام حسینؑ کا ہوتا ہے، بہرحال ان میں کچھ ضمنی اور جزوی واقعات وتفصیلات اندازِ بیان میں معاون کے طور پر شامل کیے جاسکتے ہیں جبکہ سوانح میں بیانات کو امام حسینؑ کی پیدائش سے شروع کیا جاتا ہے مقاتل کا مرکزی نقطہ یا فوکس عاشورہ میں ہونے والے واقعات پر ہوتا ہے۔ اِن دونوں میں شہادتِ امام کے بنیادی نقطے کو کبھی فراموش نہیں کیا جاتا۔ ان میں کچھ انحراف یا تبدیلی کوئی غیر معمولی بات نہیں مانی جانی چاہئے۔ چنانچہ بیان کی ساخت یا اس کا تانا بانا فارسی میں انگریزی سے

۱۔ 'مقتل' کے ساتھ امام حسینؑ کا نام ضرور بتایا جاتا ہے۔ عربی میں 'مقتلِ الحسینؑ' اور فارسی میں 'مقتلِ امام حسینؑ' کہتے ہیں۔

۲۔ گوکہ کربلا کے شہدا بہتر کہے جاتے ہیں لیکن ان سنہری تختیوں پر جو امام حسینؑ کے روضے کے پائینتی کی جانب دفن ہیں کل سو شہداء کے نام درج ہیں (ذاتی مشاہدہ)

۳۔ عربوں، خصوصاً عراقیوں میں 'مقتلِ خوانی' کی روایت ہے۔ ہندوستانی میں شیعوں میں 'کتاب خوانی' کہی جاتی ہے (ملاحظہ ہو ہوورتھ Howerth گلاسری زیرِ عنوان کتاب خوانی)

۴۔ عرب مقاتل کی فہرست (جزوی اور نسبتاً مختصر) کے لیے ملاحظہ ہو، مثال کے طور پر الطبری (۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء صفحات ۹ تا ۲۰) اور الطباطبائی (۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء) 'یا بہم' (حوالوں وغیرہ کے بارے میں ہدایت)

۵۔ فارسی مقاتل کی کتابوں کی فہرست (کتابیات) کے لیے ملاحظہ ہو۔ پورامنی (2002/382SH) جلیہ گرانی)

۶۔ خالص ایرانی 'روضہ خوانی' کے عمل پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ملاحظہ ہو G.Thaiss 'روضہ خوانی' آکسفورڈ اینسائیکلوپیڈیا آف دی ماڈرن اسلامک ورلڈ، ج ۳ (۴ جلدیں)۔ ایڈیٹ جے ایل ایسپوسیٹو، نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۹۵۵ء، ص ۱۳-۴۱۲

پوری طرح مختلف ہے۔ فارسی اور عربی کے بیانات کی ساخت اتنی براہِ راست نہیں ہوتی جتنی انگریزی میں ہوتی ہے۔

مقاتل اظہارِ عقیدت یا عبادت کے طور پر بھی لکھے جاتے ہیں اور محرم میں سوگ کے دنوں میں پڑھے جانے کے لیے بھی[۱-۲] جبکہ عربی بولنے والے، خصوصاً عراقی، عزاداروں کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص مقتل پڑھتا ہے اور سوگوار اُسے سنتے ہیں اور روتے ہیں، ایرانیوں میں یہ طریقہ رائج نہیں ہے۔ ایرانی اس کی جگہ 'روضۂ خوانی' کو ترجیح دیتے ہیں جسکا عروج مصیبت خوانی ہوتا ہے 'مصیبت خوانی' یا مصیبت ان مذہبی اور یادگاری معمولوں یا رسوم (ریچولس) میں مرکزی نقطہ ہونے کے باوجود کچھ علماء (اسکالرس) جیسے نقاش (۱۹۹۳) نے اسے نظرانداز کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ (ان کی لائق ستائش اور حیرتناک تحقیق و تلاش اور گہری علمیت کے باوجود نقاش (ملاحظہ ہو ص ۱۶۳) نے ان پانچ معمولوں (ریچولس) جو معرکۂ کربلا کے مرکز یا محور پر (ابھارے گئے) ہیں۔ 'مصیبت یا مصیبت خوانی کو شامل نہیں کیا ہے)۔

صنفِ مقاتل کو خالص لسانی تناظر میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ 'عملِ تخاطب' (اسپیچ ایکٹ) کے تناظر میں انھیں ایک وسیع عملِ تخاطب (میکرو اسپیچ ایکٹ) کا متن مانا جاسکتا ہے، جو خود بہت سے چھوٹے عملِ تخاطب (مائیکرو اسپیچ ایکٹس) پر مشتمل ہوتا ہے۔ مقاتل کے ان اثرات کو ذہن میں رکھتے ہوئے جو (پرسوز) جذبات اور احساسِ ہمدردی پیدا کرتے ہیں انہیں (مقاتل کو) زبان کے متاثر کن عمل (ایفیکٹیو لینگویج ایکٹس) کی ایک قسم مانا جا سکتا ہے (فیلمین ۱۹۸۳/۱۹۸۰) آسٹن کے 'تصدیقی' (Constative) اور شخصی فنکارانہ (Performative) نظریات کی روشنی میں (ملاحظہ ہو آسٹن ۱۹۷۵ء) اندازہ ہوگا کہ مقاتل کی کتابوں کے 'تصدیقی' کردار یا خصوصیات کے باوجود۔ جو گزرے ہوئے واقعات کی کچھ روداد پیش کرتے ہیں۔ یہ 'شخصی فنکارانہ' خصوصیات کے حقیقی مظہر ہیں کیونکہ ان کا دوہرانا ''خود کرنے یا کسی چیز کو کرکے دکھانے کا حصہ ہوتا ہے۔'' (ناگاراجن ۔۲۰۰۶ ص ۲۶۳)۔

۱- یقیناً محرم اور صفر کے مہینے مجالس کے لیے مخصوص ہیں زیادہ جذباتی مجالس ساتویں سے دس محرم (یعنی عاشورہ) کو، صفر کی ۲۰ (اربعین) اور ۲۸ صفر کو ہوتی ہیں جو حضرت محمدؐ اور امام حسنؑ کی وفات کی تاریخ ہے، منعقد ہوتی ہیں۔

۲- فارسی لفظ 'مصیبت' (عربی کے کی کا عل) سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''بدنصیبی، تباہی، آفت، منحوس، تکلیف، برائی، پریشانی، برگشتگی نصیب، ایذا،'' اسٹینگارز۔ (پرشین، انگلش، ڈکشنری) بہرحال عزاداری کے سیاق میں مصیبت سے مراد، امام حسینؑ اور اُن کے رفقاء پر کیے جانے والے مظالم کا پردرد بیان، لیا جاتا ہے۔

اس تصور کے استدلال کو اپناتے ہوئے کہ ''وہ سب کچھ جسے ہم ادب کا نام دیتے ہیں شخصی فنکارانہ، ہوتا ہے۔'' (ملاحظہ ہو نٹراجن) یہ دلیل بھی پیش کی جاسکتی ہے کہ جس تحریر کو 'مقتل' یا 'مصیبت' کہا جاتا ہے وہ بھی 'شخصی فنکارانہ' ہوتی ہے۔ اس طرح یہ دلیل بھی دی جاسکتی ہے کہ یہ متون کچھ اُس مواد کی تشکیل کرتے ہیں جنہیں ہم بلاشبہ 'مذہبی یا رسومی شخصی فنکارانہ یا عملِ تخاطب' (religious or ritval performatives or speech-acts) مان سکتے ہیں۔ جن میں وہ شخص بھی جو انہیں دوہراتا ہے اور وہ بھی جو سنتا ہے، دونوں کوئی مذہبی یا رسومی عملِ تخاطب' (religious or ritual speech act) انجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے عملوں کو آسٹن کے مطابق 'متعلق بہ عادت' (behatives) کہا جاسکتا ہے چونکہ ان سے ''رویہ اور سماجی برتاؤ'' (attitudes and social behaviour) کا اظہار ہوتا ہے (آسٹن ۱۹۷۵ صفحہ ۱۵۲)، سیرلے کی اصلاح میں انہیں 'اظہاری' (expressive) مانا جاتا ہے کیونکہ یہ ''کچھ صورت حالات کو...... (بیان کرنے کی) نفسیاتی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ Scarle ، ۱۹۷۹ ص ۱۵) اور پھر چونکہ ''(زبان کا) کھیل'' ایک طرح کا سماجی عمل، زندگی کی ایک شکل ہے۔'' (1984 Souza Filho ص ۲) عزاداری یا 'مصیبت خوانی' بھی ایک طرح 'زبان کے کھیل' کا مظاہرہ ہے، اور ایک 'سماجی عمل' اور 'زندگی کی ایک شکل' ہے۔

طرزِ ادا (Stylistically) کے اعتبار سے 'مصیبت خوانی' مقتل کے ایک حصے کو پڑھ کر سنانا ہے، جبکہ مقتل ایک کتاب یا کم سے کم ایک رسالے کی طوالت رکھتا ہے اور 'مصیبت' عام طور پر مختصر اور ''زبانی متن ہوتی ہے، جس میں ایک دو واقعات یا مناظر کے بیان پر توجہ مرکوز ہوتی ہے اور اس کا مقصد سامعین میں شدید جذباتی ہلچل پیدا کرکے زیادہ سے زیادہ گریہ و بکا کو ابھارنا ہوتا ہے۔ ویسے دونوں ایک ہی صنف سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا ایک ہی ''موضوع مواد'' اور ایک ہی 'بیانیہ دائرہ' ہوتا ہے[۱]۔ اور یہ کچھ ''مجموعہ روایات اور توقعات کو پورا کرتے ہیں'' [۲] اور اس لیے ''ایک قسم کی صورتحال کے موافق و مطابق'' ہوتے ہیں۔ [۳]

''مصیبت'' کا ایک ''شخصیاتی مدارج'' اور اس کا دائرہ کار (range of foci persona) ہوتا ہے۔ یہ دائرہ کار یا 'رینج' اصل میں معصوم اور غیر معصوں کے درمیان منقسم ہوتی ہے۔ یہاں جس واحد

۱- ملاحظہ ہو فرو (Frow) ۲۰۰۶، ص ۶۳ اور ۷۲) ۲- ملاحظہ ہو کلر (Culler) ۱۹۹۷، ص ۷۲)

۳- ملاحظہ ہو فرو (Frow) ۱۹۸۱ ص ۷۸)

معصوم پر توجہ مرکوز ہوتی ہے وہ صرف امام حسینؑ کی ذات ہے، جنہیں سیدالشہداء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ باقی غیر معصوم ہستیاں جن کے لیے گریہ و ماتم کیا جاتا ہے، آگے بڑھ کر اُن کی درجہ بندی میں ایک زمرہ اُن کا ہے جنہوں نے روز عاشورہ شہادت پائی اور ان کے مقابلے میں وہ زمرہ ہے جنہوں نے بعد میں انتقال کیا۔ ان میں خواتین زیادہ ہیں۔ پہلے زمرے میں سقائے قافلہ اور امام حسینؑ کی مختصر سی فوج کے علمبردار عباس، علی اکبر، علی اصغر ہیں اور دوسرے زمرے میں زینب اور امام حسینؑ کی چھوٹی (تین یا چار برس کی) بیٹی ہیں جن کا انتقال دمشق میں ہوا اور وہیں دفن ہوئیں۔ ان کے علاوہ امام حسینؑ کے چچیرے بھائی اور سفیر مسلم بن عقیل، اور ان کے دو کم سن بچے، جن کے سر کاٹے گئے، اُن کا بھی ماتم کیا جاتا ہے، یہ سب غیر معصوم تھے۔ امام حسینؑ کے رفقاء میں ایک اور انداز سے بھی تقسیم کی جاتی ہے۔ ہاشمی بمقابلہ غیر ہاشمی، ان میں مزید تقسیم مرد اور خواتین کے درمیان بھی ہے۔ ہاشمی شہداء میں علی اکبر مثالی کردار ہیں اور غیر ہاشمی رفقاء میں حُر ایسے کردار کے مالک ہیں جنہوں نے (خاص المیہ ابتدا) آخری لمحوں میں توبہ کی اور نجات کی راہ پائی۔ یہ بھی قابلِ ذکر حقیقت ہے کہ ان میں کچھ عیسائی کردار بھی ہیں۔ مثال کے طور پر وہب اور اُن کی والدہ۔ ویسے تو عاشورہ کے تمام شہداء کا عزت و احترام ہوتا ہے، مگر ہاشمی شہداء کو زیادہ بلند درجہ اور احترام حاصل ہے اور یہ 'مصیبت خوانی' اور مقاتل کے مولفوں کے یہاں زیادہ مرکزِ توجہ رہے ہیں'۔

مقاتل کے متون کی متعدد طریقوں سے درجہ بندی یا تقسیم کی جاسکتی ہے۔ حالانکہ گنتھیر (1994-Guanther) مقاتل کے متون کے طریقۂ کار کا اچھا جائزہ ہے جس کا وقفۂ وقت زمانہ قبل اسلام سے المیہ کربلا تک پھیلا ہوا ہے، لیکن اس میں اُن متون کے مقاتل کی درجہ بندی اور صنفی انواع کی تقسیم (Classification and typology) مشکل سے ہی کی گئی ہے جو المیۂ کربلا سے متعلق ہیں۔

گوکہ کلاسیکی یا اوریجنل مقاتل کتابیں عربی میں ہی تالیف کی گئی تھیں لیکن دوسری زبانوں میں بھی مقاتل کی کتابیں موجود ہیں۔ خواہ صرف عربی سے ترجمہ ہوئی ہوں یا اوریجنل اشاعتیں ہوں (جنہیں عربی مآخذ سے تیار کیا گیا ہو) عربی کے علاوہ دوسری زبانوں کے مقاتل میں فارسی میں ابنِ طاؤس کی 'لہوف' کے ترجمہ کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ (یا اس کا انگریزی ترجمہ جو اطہر حسین رضوی نے کیا ہے (۲۰۰۶ء) یا شیخ عباس قمی کی 'نفس المہموم' یا ابو مخنف کی کتاب 'مقاتل الحسین' کا ایچ موانی کا انگریزی ترجمہ، یا اس کا یوسیزجن (Usezgin) کا جرمنی ایڈیشن۔ گوکہ کلاسیکی اور روایتی انداز میں

مقاتل کی کتابوں سے توقع یہی ہوتی ہے کہ وہ ان میں امام حسینؑ کے گروہ پر ہوئے ظلم وستم کو مرکزِ توجہ رکھیں گے مگر کچھ متن ایسے بھی ہیں جن میں پورے واقعے کا تحلیلی تجزیہ کیا گیا ہے اور اس واقعے کو سماجی، نفسیاتی یا سیاسی رخ سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے، مثال کے طور پر آیتی کا بنیادی کام بعنوان ''بررسی تاریخ عاشورہ'' جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

ایک دوسری درجہ بندی روایوں سے تعلق رکھتی ہے۔ گوکہ تمام فارسی مقاتل کا مآخذ عربی ہی ہے، عربی کلاسیکی مقاتل یا تو چشم دید گواہوں کے بیانات پر مبنی ہیں یا اُن کے بیانات پر جنہوں نے چشم دید گواہوں کے بیانات و روایتوں کو باور کرلیا ہے۔ اس لیے بعض صورتوں میں اُن میں ایک دوسرے سے اختلاف بھی نظر آتا ہے۔ بہرطور، کم سے کم ایک مقتل ہے جو دوسرے مقاتل کے مقابلے میں بہت اعلیٰ حیثیت کا حامل ہے۔ یہ مقتل بنیادی طور پر ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی، جو عام طور پر شیخ صدوق (انتقال ۳۸۱ھ مطابق ۹۹۱ء) کی تالیف ہے۔ گوکہ شیخ الصدوق کے مقتل کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اب وہ موجود نہیں ہے۔ اب اس کا متن براہِ راست حاصل نہیں کیا جاسکتا[۱] لیکن اُسے ان ثانوی ماخذوں سے، جن میں اس کے مختلف اقتباسات موجود ہیں دوبارہ تالیف کرلیا گیا ہے۔ اس مقتل کی بے نظیر خصوصیت جس نے اسے دوسرے تمام مقاتل میں سرتاج کی حیثیت بخشی ہے، یہ ہے کہ اس میں ائمہ معصومین اور دوسرے قابل اعتماد علماء اور فضلاء کے اقتباسات ہیں۔ اس حیثیت سے اسکا دوسرے مقاتل سے مقابلہ نہیں کرسکتے۔[۲] اس میں ایک مشہور دعا ہے، جو عام طور پر زیارتِ ناحیہ المقدسہ، کے نام سے معروف ہے، جس کی تالیف کو بنیادی طور پر امام معصوم مہدی عجہ سے، منسوب کیا جاتا ہے۔ اس میں پورے المیہ کی بالکل صاف اور جیتی جاگتی تصویر پیش کی گئی ہے[۳] ان معصومین کے بیانات والے مقاتل کے بعد دوسرے مقاتل ہیں جنہیں ہم عارضی طور پر سنی یا شیعہ مآخذوں کی بنیاد پر تقسیم کرسکتے ہیں۔

مقاتل کے متون کو اُن کے سامعین کی بنیاد پر بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے جبکہ کسی مقتل کا غیر سہل شدہ متن علماء کے لیے جو اس سانحے کو بالکل حقیقی اور اوریجنل صورت میں پڑھنا یا سننا چاہتے

۱۔ شیخ الصدوق بہت زبردست لکھنے والے عالم تھے۔ انہوں نے ۲۵۰ کتابیں اور علمی مقالے لکھے لیکن اب اُن میں سے صرف ۱۴ باقی ہیں۔
۲۔ اُن کی کتاب کا فارسی ترجمہ بعنوان مقتل الحسین بہ روایت شیخ صدوق امام حسینؑ و عاشورہ از زبان معاصر ان ایڈنگ اور ترجمہ محمد صحتی (دوسرا ایڈیشن) تہران، ہستی نامہ SH ۱۳۸۴ مطابق ۲۰۰۶
۳۔ اس مقتل نما، زیارت کے متن کا انگریزی ترجمہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو مجد ۲۰۰۴ء

ہیں[1]مناسب ہوگا کہ کچھ سہل شدہ متن بھی ہوں جو عام لوگوں اور غیر ماہرین کے لیے مفید ہوں گے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر متون کو معمر لوگوں اور نوخیز لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مناسب مانا جائے گا۔[2]

مقاتل کے متون اس لحاظ سے بھی مختلف ہوتے ہیں کہ ان میں کن واقعات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ظاہر ہے اہم ترین ہدف اور سب سے دردناک واقعہ تو شہادتِ امام حسینؑ ہی ہے، لیکن عین عاشورہ میں واقع ہونے والے اور امام حسینؑ کی دردناک شہادت سے پہلے یا بعد میں رونما ہوئے واقعات کی بنیاد پر بھی مقاتل کے متن میں فرق کیا جاسکتا ہے۔ عین عاشورہ میں رونما ہونے والے واقعات میں امام حسینؑ کی شہات اور ان کے بے مثال رفقاء و اعزاء جنمیں عباس، علی اکبر، علی اصغر وغیرہ کی شہادت شامل ہیں جبکہ عاشورہ سے قبل رونما ہونے والے واقعات کا تعلق ایسے سانحوں سے ہوتا ہے جیسے مسلم بن عقیل اور اُن کے دو بچوں کی گرفتاری اور شہادت، دشمنوں کی طرف سے پانی بند کیا جانا وغیرہ۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد جو واقعات رونما ہوئے۔ اُن میں خیام کا لوٹا جانا اور جلایا جانا، عورتوں، بچوں اور امام علی بن الحسین کی گرفتاری اور اسیری شامل ہیں۔ یہ مناظر آگے بڑھ کر یزید کی طرف سے جشنِ فتح اور خوشیاں منانے اور اسیروں کو دمشق میں اپنے محل میں طلب کرنے جیسے واقعات تک پہنچتے ہیں۔ دمشق کے واقعات میں شاید سب سے دردناک اور متاثر کن واقعہ امام حسینؑ کی چہیتی بیٹی کے امام کے سر بریدہ کو دیکھ کر انتقال کرنے کی داستان ہے۔

مقتل کے مواد کو پیش کرنے کے طریقے بھی اب خاصے مختلف ہیں۔ عربی، اردو، ترکی وغیرہ زبانوں سے قطع نظر زیادہ تر مقاتل کو زبانی بیان کیا جاتا ہے، عزادار اسے سنتے ہیں اور خاموشی سے اس پر گریہ و بکا کرتے ہیں۔ بیان کے دوسرے طریقے بھی ہیں جن کا تعلق ڈراموں سے ہے۔ مثال کے طور پر شرقوی (۲۰۰۳) نظمیں[3] اور نثر۔[4]

۱- ایسے مقاتل کے متون عربی میں یا اُن کے ترجموں کی شکل میں موجود ہیں۔ ایچ موانی نے ۲۰۰۲ء میں ابومخنف کے مقتل کا ترجمہ انگریزی میں کیا، اطہر حسین رضوی نے ابنِ طاؤس کی 'اللھوف' کا ترجمہ انگریز میں ۱۹۷۱ء میں کیا پھر اس کا جرمن روپ تیار کیا، اور بہت بڑی تعداد میں ایرانیوں سنے ابنِ طاؤس اللھوف (عام طور پر اللھوف کے عنوان سے مشہور) کئی فارسی روپ چھپوائے۔ مرزاد رضا غولی خان شقانی (فوت ۱۲۸۳ھ) اور ایکے لکی کاکا اس ر ل، ملاحظہ ہو یوسف غردی ۱۳۸۳ھ/ ۲۰۰۴ء۔ صرف چند کا ذکر کیا گیا

۲- مہدی واحدی۔ صدر کے تیار کردہ کتابچے (۱۳۸۵ شمسی/ ۲۰۰۶ء) فارسی میں اس سلسلے کی نمائندگی کرتے ہیں

۳- عام طور پر وہ نظمیں جو عاشورہ کے واقعے سے تعلق رکھتی ہیں انہیں مرثیہ کہا جاتا ہے اور یہ بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اب تک لکھی گئی

←

کتابیات

۱- ابومخنف (۲۰۰۲ء) کتاب مقتل الحسین، 'نیریٹیو آف دی مارٹائرڈم آف الحسین، ترجمہ: ایچ موانی۔ مانٹریال کینڈا۔ نجی طور پر شائع کی۔ (عربی نسخے کے متعلق خیال ہے کہ اب ناپید ہے۔ یہ المیہ عاشورہ کے بعد جلدی ہی کسی زمانے میں لکھا گیا تھا)

۲- ابومخنف (۲۰۰۴/SH ۱۳۸۳) کتاب مقتل الحسین۔ فارسی ترجمہ عاشورہ نخستین گذارش مستند از نہضت، از ایم ایچ یوسفی۔غروی اور جے سلیمانی،قم، ایران، امام خمینی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ

۳- اگیکم، کے (.Agyekum, K) (۲۰۰۲ء) 'دی کمیونیکیٹو رول آف سائیلنس ان اکان، پرگمیٹکس 12•1:31-51

۴- آسٹن، جے۔ایل (۱۹۷۵ء) ہاؤٹو ڈو تھنگس ود ورڈس، دوسرا ایڈیشن، ایڈیٹر جے۔او۔ارمسن (J.OUrmson) اور ایم۔سیسا (M.Sbisa) آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

۵- آیتی۔آئی SH ۱۳۸۲/ ۲۰۰۴) بررسی تاریخ عاشورہ، دوسرا ایڈیشن، ایڈیٹر ایم۔انصاری، (۶۳۔ ۱۹۶۲/ SH/ ۱۳۴۲ میں دیے ہوئے لیکچرس) قم، ایران، امامِ عصر، انگریزی ترجمہ (۱۹۹۱ء) اے پروپ انٹودی ہسٹری آف عاشورہ،لندن، الخوئی فاؤنڈیشن

۶- ایوب ، ایم (۱۹۸۷ء) ریڈیمپٹیو سفرنگ ان اسلام: اے اسٹڈی آف دی ڈیووشنل آسپیکٹس، آف عاشورہ ان ٹوایلورٹی ازم (اثنا عشری) دی ہیک، موٹن (Mouton)

۷- کلر، جے (J.Culler) ۱۹۹۷، 'لٹریری تھیوری: وری شورٹ انٹروڈکشن، نیویارک آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

۸- ایسپوسیٹو، جے ایل۔ (Espocito J.L.) ایڈیٹنگ (۱۹۹۵ء) دی آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف دی ماڈرن اسلامک ورلڈ ۴ ج، نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

۹- فخر۔ روحانی، ایم۔آر۔ (۲۰۰۶) عاشورہ پوئمس ان انگلش، ایکسپینڈ اینڈ اینوٹیٹڈ، ج ۱، کربلا، 'امام الحسین سیکریڈ سنکچوری)

۱۰- فیلمین، رمس (۱۹۸۳/ ۱۹۸۰) دی لٹریری اسپیچ ایکٹ، ترجمہ، سی۔ پورٹر اتھاکا، این وائی (.Ithaka.N.Y) کورنیل یونیورسٹی پریس

→

ان نظموں کا جمع کرلینا ناممکن ہے چونکہ اس ادبی رجحان کا کوئی آخری سرا نہیں ہے۔ خاص طور پر عربی جیسی زبانوں میں (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو شبّر ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۸ء) فارسی (ملاحظہ ہو مثال کے طور پر مجاہدی ۷۹ SH ۱۳ بمطابق ۱۹۹۹ء) اور اردو (دیکھیے مثال کے طور پر میر ببر علی انیس (۱۸۰۱ تا ۱۸۷۴) اور مرزا سلامت علی دبیر (۱۸۰۳ تا ۱۸۷۵) فی زمانہ عاشورہ کے واقعات پر انگریزی نظمیں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو فخرِ روحانی ۔۲۰۰۶ء

۴- کربلا کے دل سوز واقعات کو یاد کرنے کے لیے لکھی گئی مخصوص کتابوں کے علاوہ دوسری ایسی کتابیں بھی ہیں جن میں امام حسینؑ کی زیارت سے حاصل ہونے والی خوبیوں کے بیانات اور امام حسینؑ کو یاد کرنے والے تذکرے بھی دل سوز اور رنج افزا ہیں۔

۱۱۔ فرو، جے (۱۹۸۰ء) 'ڈسکورس جنریز' جرنل آف لٹریری سیمانٹکس، ۸۱۔ ۷۳۔۲۔۹

۱۲۔ گینتھر، ایس (Guenther,S.) (۱۹۹۴ء) مقاتل لٹریچر ان میڈیول اسلام۔ جرنل اف عربک لٹریچر ۲۱۲۔ ۱۹۲: S۴

۱۳۔ ہاورتھ۔ ٹی۔ ایم۔ (Howath-T.M.) (۲۰۰۵ء) دی ٹویلور (اثناعشری) شیعہ از اے مسلم مائنارٹی ان انڈیا، پلپٹ آف ٹیئرس، لندن، روٹلیج

۱۴۔ حیدر، ایس۔ اے۔ (۲۰۰۶ء) ری لوئنگ کربلا۔ مارٹائرڈم ان ساؤتھ ایشین میموری، نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

۱۵۔ ابنِ طاؤس (SH ۱۳۸۵/۲۰۰۳) اللهوف علی، قتل التفوف، فارسی ترجمہ مویہائے غریبانہ، (Mouyeha-e-SHGharibanch) ازمرزا رضاقلی خان شقاقی، ایڈیٹنگ بدہاندی (B.Bidhandi) اور بارنگر لغروئی۔ قم، ایران سید اطہر حسین رضوی، کربلا، امام الحسینس سیکریڈ سینکچوری

۱۶۔ موانی۔ ایچ۔ ملاحظہ ہو ابو مخنف، حوالہ سابقہ

۱۷۔ مجاہدی، ایم اے۔ (SH۱۳۷۹/۱۹۹۱) شکوہ شیرِ عاشورہ درزبان فارسی، قم، ایران شہید محلاتی انسٹی ٹیوٹ

۱۸۔ مہدی۔ جے۔ (SH۱۳۸۵/۲۰۰۶ء) فرہنگِ عاشورہ۔ آٹھواں ایڈیشن، قم، ایران معروف

۱۹۔ مقرّم، اے۔ آر۔ المساوی (۱۴۲۷/۲۰۰۶ء) العباس، ایڈٹنگ ایم الحسن کربلا، دی سیکریڈ سینکچوری آف حضرت العباس

۲۰۔ ناگاراجن ایم ایس (۲۰۰۶ء) انگلش لٹریری کریٹی سیزم اینڈ تھیوری: این انٹروڈکٹری ہسٹری، حیدرآباد، انڈیا، اوریئنٹ لانگمین

۲۱۔ نقاش۔ وائی (۱۹۹۳) این اٹیمپٹ ٹوٹریس دی اوریجن آف ریچولس آف عاشورہ Die 33.2:161-181 Weldes Islam

۲۲۔ پورامنی، ایم بی (SH۱۳۲۸/۲۰۰۲) چہرہادرحماسئہ کربلا (کربلا کی جنگ میں افراد) قم، ایران، بستان کربلا

۲۳۔ رضوی، سید اے۔ ایچ۔ ۱۳۸۲۱/۲۰۰۶) ملاحظہ ہو ابن طاؤس۔ سابقہ حوالہ

۲۴۔ صدوق ال۔ شیخ الابوالجعفر محمد، بن علی، بن حسین بن بابویہ القمی۔ (SH۱۳۸۴/۲۰۰۶) مقتل الحسین، فارسی تیرجمہ، مقتل الحسین بروایت شیخ صدوق، امام حسین و عاشورہ از زبان معصومان، از ایم، صحتی سرورودی، دوسرا ایڈیشن، تہران، ہستی نامہ

۲۵۔ سیرلے جے (Scarle. J) (۱۹۷۹ء) ایکسپریس اینڈ مینٹگ اسٹڈیز ان دی تھیوری آف اسپیچ ایکٹس، کیمبرج، کیمبرج یونیورسٹی پریس

۲۶۔ صحتی سردرودی ایم۔ ایڈیٹنگ اور ترجمہ (SH۱۳۸۴/۲۰۰۶ء) مقتل الحسین بروایت شیخ صدوق، امام حسین و عاشورہ از زبان معصومان دوسرا ایڈیشن، تہران، ہستی نامہ

۲۷۔ سیزگنگ یو (Sezeing U) (۱۹۷۱ء) ابومخنف (Abu Mikhnaf) 'Ein Beitivag zur Historiographie der umadishen Zeit برلن (گنتھیر کی کتابیات سے حوالہ لیا گیا۔)

۲۸۔ شبیر۔ جے (Shabbir-J) (۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء) 'ادب الطاف' ۱۰ ج، بیروت دارالمرتضی

۲۹- شرقودی، عبدالرحمن، ال (۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء) 'حسین دی مارٹائیر، ایک ڈرامہ، ۶ حصوں میں۔ ترجمہ انعم عبدالرزاق، شکاگو (IL The Open School)

۳۰- سوزافلہو (Souza Filho D,M. De) (۱۹۸۴ء) لینگویج اینڈ ایکشن، اے ری ایس منٹ آف اسپیچ ایکٹ تھیوری۔ امسٹر ڈام۔ جان بینجمنس

۳۱- سٹینگاس، ایف۔ (۱۹۸۴/ ۱۸۹۲) 'اے کمپری ہینسیو پرشین، انگلش ڈکشنری، لندن، روٹلیج، اینڈ کیگان پال اور تہران، ایران، یونیورسٹی پریس

۳۲- طباسی۔ النجفی۔ ایم آر۔ ال (ھ ۱۴۲۴/ ۲۰۰۳) مقتل الاما الحسین، ایڈ: ایم، اے الامینی، قم، ایران، محبین۔

۳۳- طباطبائی، سید۔ اے ۔ال (ھ۱۴۱۷/۱۹۹۶ء) 'اہلِ البیت فی المکتبہ العربیہ، (عربی مآخذوں میں اہل بیت)۔قم ایران۔ البیت

۳۴- تھائس۔ جی (Thass,G) (۱۹۹۵ء) 'روضہ خوانی' آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف دی ماڈرن اسلامک ورلڈ کی تیسری اور چوتھی جلد، صفات ۱۳۔ ۴۱۲۔ ایڈیٹنگ جے ایل ایسپوسیٹو (J.L.Esposito) نیویارک۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

۳۵- وحیدی۔صدر، ایم (۱۳۸۵SH/ ۲۰۰۶ء) اصحابِ عاشورہ سیریز، قم، ایران، رویسش

۳۶- زیدی۔اے۔ جے۔ 'اے ہسٹری آف اردو لٹریچر۔ نئی دہلی۔ ساہتیہ اکیڈمی